گلوبلائزیشن اور لوکلائزیشن کے پس پردہ عزائم

ماہنامہ "ساحل" کراچی نے گلوبلائزیشن اور لوکلائزیشن کی موجودہ عالمی مہم اور پاکستان میں حکومتی اختیارات کی مقامی سطح پر منتقلی کے پروگرام کا جائزہ لیتے ہوئے اس سلسلہ میں دو اہم تجزیاتی رپورٹیں شائع کی ہیں جنہیں "ساحل" کے شکریہ کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ دینی جماعتوں کے قائدین اور کارکنوں سے بطور خاص ہماری گزارش ہے کہ وہ ان رپورٹوں کا گہری سنجیدگی کے ساتھ مطالعہ کریں اور اس اہم مسئلہ پر رائے عامہ کی راہ نمائی کی طرف فوری توجہ دیں۔ (ادارہ)

عصر حاضر کے مغربی استعمار کی دو نئی اصطلاحات "گلوبلائزیشن" اور "لوکلائزیشن" اس وقت پاکستان کے ہر پڑھے لکھے فرد کا موضوع گفتگو ہیں۔ ان اصطلاحات کی ایک خاص تاریخ' خاص پس منظر' خاص فلسفہ اور خاص تہذیب ہے۔ اس پس منظر سے واقفیت کے بغیر یہ اصطلاحات بظاہر نہایت بے ضرر' غیر مہلک' تیر بہ ہدف اور نہایت کار آمد نظر آتی ہیں لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ المیہ یہ ہے کہ پاکستان میں لکھنے پڑھنے کی روایت مدتوں پہلے دم توڑ چکی ہے لہٰذا میدان صحافت میں اب دانشور باقی نہیں رہے بلکہ اب صرف ڈھنڈورچی اور طبلچی قسم کے لوگ باقی رہ گئے ہیں جو ہر نئے خیال' نئی لہر' نئے لفظ' نئی اصطلاح کو بے سوچے سمجھے اس بد قسمت قوم کی روٹھی ہوئی قسمت سے وابستہ کر دیتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہے کہ "مقامیت" کی اصطلاح کے ضمن میں ہمارے اخبارات جنرل تنویر نقوی کی حمایت سے بھرے پڑے ہیں' حمایت کرنے والوں کو یہ اندازہ ہی نہیں کہ ضلعی حکومتیں کس قیامت کی خبر لائیں گی اور اس کے نتیجے میں پاکستان کی قومی ریاست کیسے ریزہ ریزہ ہوگی۔ "ساحل" ان اصطلاحوں کے حوالے سے خصوصی اشاعت پیش کر رہا ہے تاکہ قارئین کو ان اصطلاحات کا تاریخی پس منظر' اس کا فلسفہ' اس کے مقاصد' اہداف اور منزل کی بابت تفصیل سے معلومات مہیا کر دی جائیں۔ لوکلائزیشن اور گلوبلائزیشن کے عالمی استعماری منصوبے نئے نہیں ہیں' تاریخ کے سفر میں وقتاً فوقتاً ایسے منصوبے ماضی میں بھی ڈھونڈے جا سکتے ہیں۔

انیسویں صدی میں انگریز نے بالکل اسی طرح پر پہلے ہماری مرکزی ریاست کو کمزور اور بالآخر تباہ کیا تھا۔ اس صدی کے نوابوں اور راجاؤں کی پالیسیوں اور رجواڑوں کو مغل سلطنت کے مقابلے میں کھڑا کیا گیا تھا۔ مرکزی ریاست سے اختیار چھین کر نوابوں کو با اختیار بنانے کی حکمت عملی کے ذریعے اصل اختیارات ریاستوں کو منتقل نہیں ہوئے بلکہ انگریزی استعمار کو منتقل ہوئے۔ اس طرح آج پاکستانی ریاست سے اختیارات چھین کر مقامی سطح پر منتقل کرنے سے مقامی حکومتیں مضبوط نہیں ہوں گی بلکہ یہ اختیارات اصل میں عالمی استعمار اور اس کے اداروں کو منتقل ہو جائیں گے۔ ضلعی حکومت ایک کاروباری ادارے کی طرح کام کرے گی جس میں حاکم' آجر اور عوام خریدار ہوں گے۔

لوکلائزیشن کا مطلب یہ ہے کہ مرکزی ریاست تمام خدمات کی فراہمی کے عمل سے دستبردار ہو جائے اور اس کی ذمہ داری ضلعی اور تحصیل کی سطح کی مقامی حکومتوں کو منتقل کر دی جائے۔ مقامی حکومتیں ان خدمات کو منافع کے حصول کے لیے انجام دیں اور حکومت کے بجائے تجارتی ادارہ بن جائے۔ جکارتہ میں پانی کا نظام ایک ملٹی نیشنل کمپنی نے خرید لیا ہے جس کے بعد پانی بھی منافع پر بیچا جا رہا ہے اور لوگ مہنگا پانی خریدنے پر مجبور ہیں۔ ضلعی حکومت کے نتیجے میں اختیارات مرکزی حکومت سے نچلی سطح پر منتقل ہونے کے بجائے تمام اختیارات ملٹی نیشنل کمپنیوں اور بین الاقوامی بینکوں کو منتقل ہو جاتے ہیں۔ گلوبلائزیشن اور لوکلائزیشن ایک سکے کے دو رخ ہیں کیونکہ دونوں اعمال کے ذریعے اصل اختیارات مرکزی ریاست سے عالمی استعماری اداروں اور ملکوں کو منتقل کر دیے جاتے ہیں۔ حکومت نے ضلعی حکومتوں کے قیام کے پہلے مرحلے میں ملک کے منتخب اضلاع میں بلدیاتی انتخابات کے انعقاد کا فیصلہ کیا ہے۔ ضلعی حکومتیں کیا ہیں؟ اس نظام حکومت کا فلسفہ کیا ہے' اس کی تاریخ کیا ہے' اسے سمجھنے کے لیے ہمیں عالمی استعمار امریکہ اور اس کی حلیف عالمی مالیاتی طاقتوں یعنی آئی ایم ایف' عالمی بینک اور دیگر مالیاتی اداروں کے فلسفے' اصطلاحات اور مغربی تہذیب اور اس کے فلسفہ تاریخ کو اچھی طرح سمجھنا ہوگا' اسے سمجھے بغیر ہم ضلعی حکومت جیسے بظاہر بے ضرر معاملات کو سمجھنے سے قاصر رہیں گے۔ عموماً ہمارے دینی اور سیاسی حلقوں کی جانب سے ضلعی حکومت کے منصوبے کی منظم اور مضبوط مخالفت ابھی تک نہیں کی گئی' بلکہ اسے اختیارات کی نچلی سطح تک تقسیم کے مغربی فلسفے کے تناظر میں ایک عظیم الشان پیش قدمی سمجھا جا رہا ہے مگر دینی جماعتوں کی جانب سے ضلع کی سطح پر مرد اور خواتین کے لیے مساوی نشستوں کے اعلان کی بھرپور مذمت کی گئی ہے جس کا مقصد EDFEMINIZATION کے ذریعے خاندانی نظام کو تہس نہس کرنا ہے' مغرب کے کسی ملک میں نچلی سطح پر کسی انتخابات میں بھی جنس کی بنیاد پر نشستوں کی تقسیم نہیں ہے' ہر جنس کو اختیار ہے کہ وہ انتخابات